بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصار اللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پُر معارف ارشادات کی روشنی میں قرآن کریم کے فضائل، مقام و مرتبہ اور عظمت کا بیان۔

احباب جماعت کو دعاؤں پر زور دینے کی مکرر تحریک

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 10/مارچ 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج کل خطبات میں قرآن کریم کے محاسن اور خوبیوں کا ذکر کر رہا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کے محاسن اور خوبیاں بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مَیں سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف ایسی کامل اور جامع کتاب ہے کہ کوئی کتاب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ آپ نے مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ کیا وید میں کوئی ایسی شرتی ہے جو ھُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ کا مقابلہ کرے۔ اگر زبانی اقرار کوئی چیز ہے یعنی اس کے ثمرات اور نتائج کی حاجت نہیں تو پھر ساری دنیا کسی نہ کسی رنگ میں خدا تعالیٰ کا اقرار کرتی ہے اور بھگتی، عبادت اور صدقہ اور خیرات کو بھی اچھا سمجھتی ہے اور کسی نہ کسی صورت میں ان باتوں پر عمل بھی کرتی ہے۔ ہندوؤں کو جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ پھر ویدوں نے آ کر دنیا کو کیا بخشا۔ یا تو یہ ثابت کرو کہ جو قومیں وید کو نہیں مانتیں ان میں نیکیاں مفقود ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ قرآن شریف کو جہاں سے شروع کیا ہے اُن ترقیوں کا وعدہ کر لیا ہے جو بالطبع رُوح تقاضا کرتی ہے۔ چنانچہ سورت فاتحہ میں اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ کی تعلیم کی اور فرمایا کہ تم دعا کرو کہ اے اللہ ہمیں صراط مستقیم کی ہدایت فرما۔ ہدایت دینے کی دعا کی تو وعدہ بھی کیا کہ میں صراط مستقیم پر چلاؤں گا جو اُن لوگوں کی راہ ہے جن پر تیرے انعام و اکرام ہوئے۔ اس دعا کے ساتھ ہی سورۃ البقرۃ کی پہلی آیت میں بشارت دے دی کہ ذٰلِکَ الۡکِتٰبُ لَا رَیۡبَ فِیۡہِ ھُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ۔ اگر ہدایت کی دعا سکھائی تو اس کے حصول کے لیے ایک لائحہ عمل بھی بتا دیا کہ اس پر عمل کرنے سے متقیوں کو ہدایت ملے گی۔ گویا روحیں دعا کرتی ہیں اور ساتھ ہی قبولیت اپنا اثر دکھاتی ہے۔

اوروہ وعدہ قرآن کریم کے نزول کی صورت میں پورا ہوتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل اور کرم ہے جو اُس نے فرمایا مگر افسوس دنیا اس سے بے خبر اور غافل ہے اور اس سے دُور رہ کر ہلاک ہو رہی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مَیں پھر کہتا ہوں کہ خدا نے قرآن مجید میں متقیوں کی جو صفات بیان فرمائی ہیں ان کو معمولی صفات میں رکھا ہے لیکن جب انسان اس پر ایمان لا کر اسے اپنی ہدایت کے لیے دستور العمل بناتا ہے تو ہدایت کے اُن اعلیٰ مدارج اور مراتب کو پالیتا ہے جو ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ میں مقصود رکھے ہیں۔ پھر فرمایا کہ قرآن کریم کی تعلیم ایک کامل تعلیم ہے۔ زمانہ ضرورت بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اور دلیل ہے اور انجام اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ میں فرمادیا۔ گویا اُس وقت زمانہ کے حالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی دلیل تھے۔ فرمایا کہ یہ باب نبوت کی دوسری فصل ہے۔ اکمال یہ نہیں کہ سورتیں اُتار دیں بلکہ تکمیل نفس اور تطہیر قلب کی حالت کو مکمل کر دیا۔ وحشیوں سے انسان، عقلمند، بااخلاق اور باخدا انسان بنادیا۔ انسان کو تہذیب کے اور نفس کو پاک کرنے کے اعلیٰ مدارج سکھادیے اور ان کی انتہا بھی کر دی۔ اسی طرح کتاب اللہ کو بھی کامل کر دیا۔ کوئی سچائی اور صداقت نہیں جو قرآن شریف میں نہ ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایک اور غلطی اکثر مسلمانوں کے درمیان ہے کہ وہ حدیث کو قرآن شریف پر مقدم کرتے ہیں حالانکہ یہ ایک غلط بات ہے۔ قرآن شریف ایک یقینی مرتبہ رکھتا ہے اور حدیث کا مرتبہ ظنی ہے۔ حدیث قاضی نہیں بلکہ قرآن اُس پر قاضی ہے۔ فیصلہ کرنا قرآن کا کام ہے جبکہ حدیث قرآن کریم کی تشریح ہے۔ حدیث کو اس حد تک ماننا ضروری ہے کہ قرآن شریف کے مخالف نہ پڑے اور اُس کے مطابق ہو لیکن اگر اس کے مخالف پڑے تو وہ حدیث نہیں بلکہ مَردُود قول ہے لیکن قرآن شریف کو سمجھنے کے واسطے حدیث ضروری ہے۔ قرآن شریف میں جو احکام الٰہی نازل ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو عملی رنگ میں کر کے دکھادیا اور ایک نمونہ قائم کر دیا اگر یہ نمونہ نہ ہوتا تو اسلام سمجھ میں نہ آسکتا لیکن اصل قرآن ہے۔ بعض اہل کشف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست ایسی احادیث سنتے ہیں جو دوسروں کو معلوم نہیں ہوئیں یا تو موجودہ احادیث کی تصدیق کر لیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے بارے میں بھی لکھا ہوا ہے کہ میں نے بھی بعض احادیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست سنی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فصاحت قرآن کے بارے میں فرماتے ہیں کہ قرآن شریف عبارت میں اس قدر فصاحت اور موزونیت اور لطافت اور نرمی اور آب و تاب رکھتا ہے کہ اگر کسی سرگرم نکتہ چین اور سخت مخالف اسلام کو جو عربی کی املا اور انشا میں کامل دسترس رکھتا ہو حاکم بااختیار کی جانب سے یہ حکم سُنایا

جائے کہ اگر تم بیس برس میں قرآن کریم کی دو چار سطر کے برابر کوئی مضمون نہ دکھلا سکو تو اس کی وجہ سے تم کو سزائے موت دی جائے گی پھر بھی وہ اس پر ہر گز قادر نہیں ہو سکتا اگرچہ دنیا بھر کے صدہا انشاء دانوں کو اپنا مددگار بنالے۔ یہ ہے کمال قرآن کریم کا اور اس کی فصاحت کا۔ آپؑ نے فرمایا کہ یہ کوئی خیالی اور فرضی بات نہیں ہے بلکہ جب سے قرآن شریف نازل ہوا ہے یہ چیلنج دنیا کے سامنے ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ فصاحت اور بلاغت میں قرآن کریم کا مقابلہ ناممکن ہے۔

پھر قرآن کریم کی فصاحت کو بلاغت کا حسن بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں ایک مجلس میں آپؑ نے فرمایا کہ: جس قدر یہ نشانات اور آیات یہاں ظاہر ہو رہی ہیں یہ درحقیقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے خوارق اور معجزات اور یہ پیشگوئیاں قرآن شریف ہی کی پیش گوئیاں ہیں کیونکہ آپ ہی کے اتباع اور قرآن شریف ہی کی تعلیم کے ثمرات ہیں۔ اور اس وقت کوئی اور مذہب ایسا نہیں ہے جس کا پیرو اور متبع یہ دعویٰ کر سکتا ہو کہ وہ پیشگوئیاں کر سکتا ہے یا اس سے خوارق کا ظہور ہوتا ہے اس لئے اس پہلو سے قرآن شریف کا معجزہ تمام کتابوں کے اعجاز سے بڑھا ہوا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایک چھوٹی سے چھوٹی سورت بھی اگر قرآن شریف کی لے کر دیکھی جاوے تو معلوم ہوگا کہ اُس میں فصاحت و بلاغت کے مراتب کے علاوہ تعلیم کی ذاتی خوبیوں اور کمالات کو اُس میں بھر دیا ہے۔ سورت اخلاص ہی کو دیکھو کہ توحید کے کُل مراتب کو بیان فرما دیا ہے اور ہر قسم کے شرک کا رڈ کر دیا ہے۔ اسی طرح سورت فاتحہ کو دیکھو کس قدر اعجاز ہے۔ چھوٹی سی سورت جس کی سات آیات ہیں لیکن دراصل سارے قرآن شریف کا فن، خلاصہ اور فہرست ہے۔ پھر اس میں خدا تعالیٰ کی ہستی، اُس کی صفات، دعا کی ضرورت اور اُس کی قبولیت کے اسباب اور ذرائع، مفید اور سودمند دعاؤں کا طریق، نقصان زدہ راہوں سے بچنے کی ہدایت سکھائی ہے۔ اکثر کتابوں اور اہل مذہب کو دیکھو گے کہ وہ دوسرے مذہب کی برائیاں اور نقص بیان کرتے ہیں اور دوسری تعلیموں پر نکتہ چینی کرتے ہیں مگر ان نکتہ چینیوں کو پیش کرتے ہوئے یہ کوئی اہل مذہب نہیں کرتا کہ اس کے بالمقابل کوئی عمدہ تعلیم بھی پیش کرے اور دکھائے کہ اگر میں فلاں بری بات سے بچانا چاہتا ہوں تو اس کی بجائے یہ اچھی تعلیم دیتا ہوں یہ کسی مذہب میں نہیں یہ فخر قرآن شریف ہی کو ہے کہ جہاں وہ دوسرے مذاہب باطلہ کا رد کرتا ہے اور ان کی غلط تعلیموں کو کھولتا ہے وہاں اصلی اور حقیقی تعلیم بھی پیش کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بعض نادان کہتے ہیں کہ ہم قرآن شریف کو نہیں سمجھ سکتے اس لیے اس کی طرف توجہ نہیں کرنی چاہیے کیونکہ یہ بہت مشکل ہے۔ یہ ان کی غلطی ہے۔ فرمایا کہ قران شریف نے اعتقادی مسائل کو ایسی فصاحت کے ساتھ سمجھایا ہے کہ جو بے مثل اور بے مانند ہے اور

اس کے دلائل دلوں پر اثر ڈالتے ہیں۔ قرآن ایسا بلیغ اور فصیح ہے کہ عرب کے بادیہ نشینوں کو جو بالکل ان پڑھ تھے سمجھا دیا تھا تو پھر اب کیونکر نہیں سمجھ سکتے۔ سیدھی، سچی اور سادہ فہم منطق وہ ہے جو قرآن شریف میں ہے۔ ایک سیدھی راہ ہے جو خدا تعالیٰ نے ہم کو سکھلا دی ہے۔ چاہیے کہ آدمی قرآن شریف کو غور سے پڑھے۔ اُس کے امر اور نہی کو جدا جدا دیکھ رکھے اور ان پر عمل کرے تو اسی سے اپنے خدا کو خوش کر لے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ قرآن کریم حقیقی خدا کو پیش کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ قرآن شریف نے ایسا خدا پیش نہیں کیا جو ایسا ناقص صفات والا ہو کہ نہ وہ روحوں کا مالک ہے، نہ کسی کو نجات دے سکتا ہے اور نہ کسی کی توبہ قبول کر سکتا ہے بلکہ ہم قرآن شریف کی رُو سے اس خدا کے بندے ہیں جو ہمارا خالق ہے، مالک ہے، رازق ہے، رحمٰن ہے، رحیم ہے۔ مالک یوم الدین ہے۔ مومنوں کے واسطے شکر کا مقام ہے کہ اُس نے ہم کو ایسی کتاب عطا کی جو اُس کی صحیح صفات کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی علم و معرفت اور قرآن کریم کی خصوصیات اور مقام و مرتبہ کی باتیں انشاء اللہ آئندہ بھی بیان ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان باتوں کو سمجھنے اور عمل کرنے اور قرآن شریف کو پڑھنے اور سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے گذشتہ دنوں بنگلہ دیش کے جلسہ سالانہ پر بلوائیوں اور دہشتگردوں کے حملے کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ جلسہ پولیس اور انتظامیہ کی یقین دہانی کے بعد منعقد کیا گیا تھا لیکن جب بلوائیوں نے حملہ کیا تو پولیس تماشائی بنی کھڑی رہی اور بعد ازاں اوپر سے حکم آنے کے بعد ایکشن (action) لیا لیکن اُس وقت تک ظلم و بربریت کی انتہا ہو چکی تھی۔ بعد ازاں حضور انور نے اس حملے میں شہادت پانے والے مکرم زاہد حسین صاحب کی شہادت کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ظالموں کی پکڑ کے سامان پیدا فرمائے اور ہم پر رحم اور فضل فرمائے۔

دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور انور نے احباب جماعت کو فرمایا کہ آج کل دعاؤں پر بہت زیادہ زور دیں۔

بعد ازاں حضور انور نے مکرم کمال بداح صاحب الجزائر، ڈاکٹر شمیم احمد ملک صاحبہ آف کینیڈا، مکرم فرہاد احمد امینی صاحب آف جرمنی اور مکرم چودھری جاوید احمد بسمل صاحب آف کینیڈا کی وفات پر ان کا ذکر خیر کرتے ہوئے ان مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔